OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
http://sbbu.edu.pk/actaislamica

اسکار (نشہ) اور منشیات سے متعلق احکام شریعت کا جائزہ

An Analytical View of the Injunctions of Shariah regarding Drugs and Addiction

Muhammad Ajmal Khan
Ph.D Scholar, Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University Mansehra, KP, Pakistan

Nazakat Ali
Ph.D Scholar, Department of Islamic & Religious Studies, The University of Haripur, KP, Pakistan

Abstract

Allah has ordained for humanity a code of life in the form of Islam which not guides humanity in every walk of life but also protect their life, property, self-esteem and reason. Human life and reason are great blessings of Allah which to be put on the righteous path Shariah stops from any such act which may damage any of the two. Addiction or intoxication is one among those things which damage human life and reason. Islamic Shariah has not only prohibited drugs and intoxication but has also prohibited dealings in drugs. But a question rises that which intoxicant things and drinks are prohibited and what injunction has been ordained with respect to the penalty of drug users under Hudood? Furthermore, that what is the standard of intoxication? In the article at hand, an endeavor has been made to find answers to these questions.

***Keywords**: Injunctions, Shariah, Drug, humanity, righteous path.*

تمہید:

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسانی کو دین اسلام کی شکل میں ایک ایسی شریعت عطا کی ہے جو نہ صرف ہر شعبے میں انسان کی رہنمائی کرتی ہے بلکہ انسانی جان، مال عزت اور عقل کا تحفظ بھی کرتی ہے۔انسان کی جان اور عقل اللہ تعالیٰ کی فراہم کردہ

CC BY

عظیم نعمتیں ہیں جن کو صراط مستقیم کے مطابق ڈھالنے کے لیے شریعت اسلامیہ ہر اس عمل سے روکتی ہے جن سے ان کا نقصان ہو۔انسانی جان اور عقل کو نقصان پہنچانے والی اشیاء میں سے ایک سکر یعنی نشہ بھی ہے۔چنانچہ شریعت اسلامیہ نے نشہ آور اشیاء کے استعمال سے نہ صرف منع کیا بلکہ ان کی خرید وفروخت پر بھی پابندی عائد کی۔لیکن ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کون سی نشہ آور اشیاء یا مشروبات سے منع کیا گیا ہے اور استعمال کرنے والے پر حد جاری کرنے حکم دیا گیا ہے؟اور سکر یعنی نشہ کا معیار کیا ہے؟زیر نظر آرٹیکل میں ان سوالات کے جوابات تلاش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

"إسکار" کی لغوی تعریف:

إسکار، باب افعال کا صیغہ ہے أسکر یسکر إسکارا، ثلاثی میں اس کا باب "سمع یسمع" سے آتا ہے، عربی لغت میں ہے:

"سكِر الشَّخصُ من الشَّراب: غاب عقلُه وإدراكُه[1]"۔

" کہ فلاں آدمی پر شراب سے نشہ طاری ہوا،یعنی اس کی عقل اور ادراک نے کام چھوڑ دیا"۔

"**سُکر**" کا مطلب ہے: شراب کی وجہ سے عقل کا غائب ہونا،اور جبکہ "**سَکر**" ہر مسکر خمر اور شراب کو کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُون "2

"اور کھجور کے پھلوں اور انگوروں سے بھی (ہم تمہیں ایک مشروب عطا کرتے ہیں) جس سے تم شراب بھی بناتے ہو اور پاکیزہ رزق بھی۔بیشک اس میں بھی ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو عقل سے کام لیتے ہیں"۔

"اسکار" کی اصطلاحی تعریف:

کسی چیز کا وہ نشہ جس کی وجہ سے شرعی طور پر حرمت، نجاست یا حد وغیرہ کے احکامات جاری ہوتے ہوں۔

اسکار یا سکر کا معیار:

امام ابو حنیفہ کے نزدیک سکر کا معیار:

امام ابو حنیفہ کے نزدیک نشہ کی حد یہ ہے کہ وہ زمین و آسمان یا مرد عورت میں فرق نہ کرسکے، علامہ کاسانی "بدائع" میں لکھتے ہیں:

"قال أبو حنيفة – رضي الله عنه – السكران الذي يحد هو الذي لا يعقل قليلا ولا كثيرا، ولا يعقل الأرض من السماء والرجل من المراة"[3]۔

"امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سکران جس پر حد جاری کی جاتی ہے، وہ ہے جس کی عقل بالکل ہی غائب ہو، اور وہ آسمان زمین اور مرد عورت میں فرق نہ کر سکے"۔

صاحبینؒ اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک نشہ کا معیار

صاحبینؒ اور ائمہ ثلاثہؒ کا مسلک نشہ کی حد کے بارے میں یہ ہے کہ اس کی عقل مدہوش ہو کر کلام ہذیان تک پہنچ جائے۔ اسی پر فقہاء احناف نے فتوی دیا ہے، چنانچہ علامہ کاسانی صاحبین کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قال أبو يوسف – رحمه الله تعالى – ومحمد – رحمه الله – السكران هو الذي يغلب على كلامه الهذيان"[4]

"امام ابویوسف اور امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سکران وہ ہے جس کے کلام میں ہذیان غالب ہو"۔

اور علامہ ابن قدامہؒ "المغنی" میں لکھتے ہیں:

"حد السكر الذي يحصل به فسق شارب النبيذ، ويختلف معه في وقوع طلاقه، ويمنع صحة الصلاة منه، هو الذي يجعله يخلط في كلامه ما لم يكن قبل الشرب، ويغيره عن حال صحوه، ويغلب على عقله، ولا يميز بين ثوبه وثوب غيره عند اختلاطهما، ولا بين نعله ونعل غيره. ونحو هذا قال الشافعي، وأبو يوسف، ومحمد، وأبو ثور"[5]۔

"سکر کی وہ حد جس سے آدمی نبیذ پینے سے فسق کی حد تک پہنچ جائے، اور اس کے ساتھ اس کی طلاق کے وقوع پر اختلاف ہے اور جس کی موجودگی میں نماز ممنوع ہے، یہ ہے کہ پینے والا اپنے کلام میں اختلاط کرے جبکہ پینے سے پہلے اس کی یہ حالت نہ ہو، اس کی حالت تندرستی کی حالت سے بدلی ہوئی ہو۔ اسباب حرمت میں سے ایک سبب کسی چیز کا نشہ آور ہونا ہے۔ نشہ آور اشیاء چاہے وہ خشک ہو یا مشروبات کی قبیل سے ہوں ان کا استعمال جائز نہیں"۔

نشہ آور مشروبات کی قسمیں اور ہر نوع کی حقیقت

اشربۂ محرمہ کی فقہاء کے نزدیک علی اختلاف المذاہب دو قسمیں ہیں:

شراب (خمر)

شراب کے علاوہ دیگر نشہ آور مشروبات

پہلی قسم: شراب (خمر) کی تفصیل

تعریف:

لغوی اعتبار سے خمر کی 2 تعریفیں کی گئی ہیں:

1. انگور کا نشہ آور شیرہ، اس کو خمر اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس سے عقل پر پردہ پڑتا ہے، چنانچہ پہلی تعریف "لسان العرب" میں مذکور ہے:

"الخمر: ما أسكر من عصير العنب لأنها خامرت العقل---, لأن حقيقة الخمر إنما هي العنب دون سائر الأشياء -"[6]

"خمر: انگور کے شیرے کا نشہ آور ہونا، اس لئے کہ وہ عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اور خمر کی حقیقت انگور ہی ہے نہ کہ کوئی اور چیز"۔

خمر کی دوسری تعریف میں علامہ فیروز آبادی "صاحب قاموس" لکھتے ہیں:

"الخمر: ما أسكر من عصير العنب، أو عام ، والعموم أصح، لأنها حرمت، وما بالمدينة خمر عنب، وما كان شرابهم إلا البسر والتمر"7-

"خمر: انگور کا نشہ آور شیرہ، یا یہ لفظ عام ہے (تمام نشہ آور مشروبات شامل ہیں)، اور عموم زیادہ صحیح ہے، اس لئے کہ شراب حرام ہوئی اس حال میں کہ مدینے میں انگور کی شراب موجود نہیں تھی، اہل مدینہ کی شراب صرف کھجور (بسر اور تمر) سے بنتی تھی"۔

اور علامہ زبیدی "صاحب قاموس" کے قول "أوعام" کی تشریح میں لکھتے ہیں:

" (أو عام) أي: ما أسكر من عصير كل شيء، لأن المدار على السكر وغيبوبة العقل، وهو الذي اختاره الجماهير. وسمي الخمر خمرا، لأنها تخمر العقل وتستره، أو لأنها تركت حتى أدركت واختمرت[8] "

"(اوعام) سے مراد ہر قسم کے نشہ آور مشروبات ہیں، اس لئے کہ (خمر) کا مدار نشہ اور عقل کے غائب ہونے پر ہے، اور اسی کو جمہور نے اختیار کیا ہے۔ اور خمر کو خمر اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ عقل کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس پر پردہ ڈال دیتی ہے، یا (خمر اس لئے کہتے ہیں کہ) اس کو چھوڑ دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ آخری حالت تک پہنچ جاتی ہے اور اس میں خمیر پیدا

ہوتا ہے"۔

پہلی تعریف کے مطابق خمر کا اطلاق تمام نشہ آور مشروبات پر کرنا لغوی قیاس کی بنیاد پر ہوگا، اس لئے کہ ان میں بھی عقل پر پردہ ڈالنے کی صلاحیت ہے۔ دوسری تعریف کے مطابق خمر کا اطلاق دوسرے اشربہ پر علی الاطلاق ہوگا، قیاس کرنے کی ضرورت نہیں۔

خمر کی اصطلاحی تعریف

خمر کی اصطلاحی تعریف میں فقہاء کا اختلاف ہے، اور یہ اختلاف لغوی تعریف کی بنیاد پر ہے، جو حضرات خمر کی دوسری تعریف لیتے ہیں ان کے نزدیک ہر نشہ آور مشروب چاہے وہ انگور کا ہو، کھجور کا ہو، یا جو اور گندم وغیرہ سے بنایا گیا ہو، اس پر خمر کا اطلاق ہوگا اور اس کی قلیل مقدار یا کثیر مقدار دونوں حرام قرار دی جائے گی، یہ مسلک اہل مدینہ، تمام اہل حجاز، تمام محدثین، حنابلہ اور بعض شوافع کا ہے.

چنانچہ علامہ ابن قدامہ " المغنی " میں لکھتے ہیں:

"أن كل مسكر حرام، قليله وكثيره، وهو خمر حكمه حكم عصير العنب في تحريمه، ووجوب الحد على شاربه. وروي تحريم ذلك عن عمر، وعلي، وابن مسعود، وابن عمر، وأبي هريرة، وسعد بن أبي وقاص، وأبي بن كعب، وأنس، وعائشة - رضي الله عنهم - وبه قال عطاء، وطاوس، ومجاهد، والقاسم، وقتادة، وعمر بن عبد العزيز، ومالك، والشافعي، وأبو ثور، وأبو عبيد، وإسحاق[9]".

"ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اس کا قلیل اور کثیر حکم میں برابر ہیں۔ اور وہ خمر ہے۔ اور اس کا حکم حرمت میں انگور کے شیرہ کی طرح ہے، اور اس کے پینے والے پر حد جاری ہوگی۔ اس کی حرمت کا قول حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابی بن کعب، حضرت انس، حضرت عائشہ-رضی اللہ عنھم—سے مروی ہے۔ اور یہی مسلک عطاء، طاوس، مجاھد، قاسم، قتادۃ، عمر بن عبد العزیز، مالک، شافعی، ابو ثور، ابو عبید، اسحاق رحمہم اللہ کا ہے"۔

ان حضرات کے دلائل یہ ہیں:

1. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ[10] "

" ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے"۔

2. حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت:

" ما أسكَرَ كثيرُه فقليلُه حَرَامٌ[11] "

"نشہ آور چیز کا کثیر یا قلیل حرام ہے"۔

3. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"كل مُسْكِرٍ حَرام، وما أسْكَرَ منه الفَرَقُ، فمِلءُ الكَفِّ منه حَرَامٌ 12"

4. حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

" نزل تحريم الخمر وهي من خمسة: العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير، والخمر ما خامر العقل13 "

"شراب کی حرمت نازل کی گئی اور وہ پانچ چیزوں کی شراب ہیں: انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو۔ اور خمر وہ چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈالے"۔

خمر کی دوسری تعریف

حضرات احناف میں سے صاحبین اور اکثر شوافع اور بعض مالکیہ نے خمر کی یہ تعریف کی ہے:

"أن الخمر هي المسكر من عصير العنب إذا اشتد، سواء أقذف بالزبد أم لا"

"خمر: انگور کا نشہ آور مشروب جب وہ جوش مارے، چاہے اس میں جھاگ پیدا ہو یا نہ ہو"۔

لیکن امام ابو حنیفہؒ اور بعض شوافعؒ کے نزدیک خمر کی تعریف میں " قذف بالزبد" کی بھی قید ہے، چنانچہ شیخ زکریا الانصاریؒ نے "اسنی المطالب" میں خمر کی تعریف یہ لکھی ہے:

"الخمر (هي المتخذة من عصير العنب إذا اشتدت وقذفت بالزبد)14"

"خمر وہ ہے جو انگور کے رس سے حاصل کی جائے جب وہ جوش مارے اور اس پر جھاگ آ جائے"۔

علامہ ابن نجیمؒ " البحر الرائق" میں لکھتے ہیں:

" الخمر وهي النيء من ماء العنب إذا غلى واشتد وقذف بالزبد وحرم قليلها وكثيرها15"

"انگور کا رس جب جوش مارے اور اس پر جھاگ آ جائے تو اس کا قلیل اور کثیر حرام ہے"۔

خلاصہ یہ کہ جمہور فقہاء نے خمر کی پہلی تعریف کو لیتے ہوئے اس میں تمام مسکرات اشربہ کو شامل کیا ہے، لہذا ان کے نزدیک ہر مسکر خمر ہے۔ لیکن دوسرے فقہاء جنہوں نے خمر کی دوسری تعریف اختیار کی ہے پھر ان میں بھی اختلاف ہوا ہے، اس اختلاف میں تین فریق ہوئے ہیں، ایک فریق کے نزدیک خمر کی حقیقت "**عصير العنب إذا غلى**" ہے، اور دوسرے فریق نے "**اشتد**" کی قید کا اضافہ کیا ہے، اور تیسرے فریق نے "**قذف بالزبد**" کی بھی قید لگائی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے مشروبات پر خمر کا اطلاق مجازاً کیا ہے، اور وہ خمر کی حقیقت میں داخل نہیں ہیں۔

خمر کے علاوہ دیگر مشروبات

خمر کے علاوہ دیگر مشروبات جمہور فقہاء (مالکیہ، شافعیہ، حنفیہ میں سے امام محمد اور متاخرین) کے نزدیک حکم میں خمر کی طرح ہیں، اور انبذہ مسکرہ میں قلیل و کثیر دونوں مقدار حرام ہیں۔ اس کے پینے والے کو حد لگائی جائے گی، چاہے قدر مسکر پیا ہو یا نہ پیا ہو، اور یہ تمام نجس ہیں، ان کی خرید وفروخت جائز نہیں۔

علامہ ابن رشدؒ "بدایۃ المجتہد" میں لکھتے ہیں:

" فقال جمهور فقهاء الحجاز وجمهور المحدثين: قليل الأنبذة وكثيرها المسكرة حرام16"

"جمہور فقہائے حجاز و محدثین فرماتے ہیں: نشہ آور نبیذ کا قلیل اور کثیر حرام ہے"۔

احناف کے نزدیک اشربہ محرمہ کی قسمیں

احناف کے نزدیک اشربہ محرمہ میں خمر کے علاوہ تین اور مشروبات بھی حرام ہیں:

الطلاء: انگور کا شیرہ جب پکایا جائے یہاں تک کہ اس کے دو ثلث سے کم مقدار بخارات بن کر ختم ہو جائے۔

نقیع التمر: کھجور کا کچا شیرہ جس کو "سکر" کہتے ہیں۔

نقیع الزبیب: عام پانی جس میں چند دنوں تک کشمش رکھی جائے یہاں تک کہ اس میں سختی یعنی گاڑھا پن آجائے اور جوش مارنے لگے۔ چنانچہ علامہ بابرتی" العنایہ شرح الھدایہ" میں لکھتے ہیں:

"الأشربة المحرمة أربعة: الخمر وهي عصير العنب إذا غلى واشتد وقذف بالزبد، والعصير إذا طبخ حتى يذهب أقل من ثلثيه، وهو الطلاء ،ونقيع التمر وهو السكر، ونقيع الزبيب إذا اشتد وغلى"17-

خمر کے علاوہ یہ تین مشروبات بھی امام صاحب کے نزدیک خمر میں داخل ہیں؛ لہذا اس کا پینا کم ہو یا زیادہ حرام ہے، خمر کی طرح یہ بھی نجس ہیں، اور اس کے پینے والے پر حد جاری ہو گی۔ چونکہ یہ تینوں مشروبات پہلی قسم کی طرح قطعی نہیں ہیں، بلکہ ان کے خمر ہونے میں شبہ ہے لہذا اس شبہ کی وجہ سے اس کے پینے والے سے جب تک نشہ نہ ہو "حد" ساقط ہے۔

خمر اور ان مذکورہ تینوں مشروبات کے علاوہ دیگر مشروبات مثلاً نبیذ تمر، نبیذ زبیب، نبیذ عسل، انجیر، گندم، جو اور دوسرے اناج سے تیار کی گئی نبیذوں میں امام ابو حنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ، اور ابراہیم نخعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ ان میں سے قدر قلیل کا پینا حرام نہیں ہے، بلکہ صرف قدر مسکر حرام ہے، چنانچہ علامہ کاسانیؒ لکھتے ہیں:

"(وأما) المزر والجعة والبتع وما يتخذ من السكر والتين ونحو ذلك فيحل شربه عند أبي حنيفة – رضي الله عنه – قليلا كان أو كثيرا، مطبوخا كان أو نيئا، ولا يحد شاربه وإن سكر- وروي عن محمد – رحمه الله – أنه حرام بناء على أصله، وهو أن ما أسكر كثيره فقليله حرام كالمثلث وقال أبو يوسف – رحمه الله –: ما كان من هذه الأشربة يبقى بعدما يبلغ عشرة أيام ولا يفسد فإني

أكرهه، وكذا روي عن محمد، ثم رجع أبو يوسف عن ذلك إلى قول أبي حنيفة"18

"اور بہر حال گیہوں کی شراب، کھجور کی تیز نبیذ اور انجیر ان سے نشہ حاصل ہو ان کا پینا امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے۔ کم ہو یا زیادہ، پکایا گیا ہو یا نہیں، اور اس کے پینے والے کو حد نہیں لگائی جائے گی اگر چہ اسے ان سے نشہ آئے۔ اور امام محمدؒ سے مروی ہے کہ یہ اپنی اصل پر بناء کی وجہ سے حرام ہے اور وہ اصل یہ ہے کہ نشہ آور قلیل ہو یا کثیر حرام ہے جیسے: شراب کو ثلث باقی رہنے تک پکایا جائے۔ اور امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں: ایسا مشروب دس دن تک رہے اور اس میں کوئی خرابی (فساد) نہ آئے تو میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔ اور امام محمدؒ سے بھی ایک قول اسی طرح کا مروی ہے پھر امام ابو یوسفؒ نے بھی امام ابو حنیفہؒ کے قول کی طرف رجوع کر لیا"۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ مشروبات بعض اعتبار سے خمر کی طرح ہیں، لہذا نجس بھی ہیں، اور اس کی قلیل اور کثیر مقدار کا پینا بھی حرام ہے، اور ایک جہت سے عام مشروبات کی طرح ہیں، لہذا جس کی وجہ سے جب تک نشہ نہ ہو اس وقت تک حد جاری نہیں ہو گی۔ اس کے علاوہ امام صاحب کے ہاں اس کی بیع بھی جائز ہے، لیکن اس میں صاحبین کا اختلاف ہے۔

مسکر اشربہ کہ نجاست کا حکم

جمہور فقہاء کے نزدیک تمام اشربہ مسکرہ نجس ہیں، اور احناف میں سے امام محمدؒ کا بھی یہی مسلک ہے، البتہ حضرات شیخین کے نزدیک اشربہ اربعہ محرمہ نجس ہیں، ان کے علاوہ دوسری شرابیں نجس نہیں ہیں، حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم "تکملہ فتح الملہم" میں لکھتے ہیں:

"رہی بات نجاست سے متعلق تو امام ابو حنیفہؒ نے اس سلسلے میں احتیاط سے کام لیا ہے، آپ کا مسلک اس سلسلے میں یہ ہے کہ طلاء اور نقیع الزبیب نجس ہیں ۔۔۔۔۔، اور اشربہ اربعہ کے علاوہ دوسرے مشروبات تو وہ امام صاحب کے نزدیک نجس نہیں ہیں"19

"یہاں سے الکوحل کا حکم ثابت ہو جاتا ہے، جس کے بارے میں آج کل عموم بلوی پایا جاتا ہے، کیونکہ الکوحل بہت ساری دواؤں، خوشبوؤں اور دیگر مرکبات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لہذا اگر الکوحل انگور یا کھجور سے بنایا گیا ہے تو اس کی حلت اور طہارت کی کوئی گنجائش نہیں ہے، لیکن اگر وہ ان دونوں کے علاوہ کسی اور چیز سے بنایا گیا ہے تو امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کے مطابق معاملہ آسان ہے۔ اور ان کو علاج معالجہ اور دیگر مباح کاموں میں استعمال کرنا حرام نہ ہو گا جب تک کہ اسکار کی حد تک نہ پہنچ جائے؛ اس لئے کہ یہ صرف ایک مرکب کے طور پر دوسرے مواد میں استعمال ہوتے ہیں، لہذا امام ابو حنیفہؒ کے قول پر ان کی نجاست کا حکم نہیں لگایا جائے گا"۔20

"بہت سارے الکوحل جو آج کل دواؤں اور خوشبوؤں میں استعمال کئے جاتے ہیں، انگور اور کھجور سے نہیں بنائے جاتے، بلکہ (مختلف) بیجوں، اور پٹرول وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں۔۔۔، تو یہاں عموم بلوی کی وجہ سے امام ابو حنیفہؒ کے قول

پر عمل کرنے کی گنجائش ہے، واللہ سبحانہ وتعالی اعلم''[21]۔

جامد مسکرات کا بیان اور حکم

نشہ آور جامد اشیاء، مثلاً بھنگ، کوکین، افیون، مورفین، ہیروئین وغیرہ کا حکم یہ ہے کہ اس کی قلیل مقدار کا استعمال جس سے نشہ نہ ہو، حرام نہیں۔ اگر اتنی مقدار میں استعمال کیا جائے جس سے نشہ پیدا ہو جائے تو یہ حرام ہے۔ جمہور فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ جامد مسکرات قلیل ہو یا کثیر نجس نہیں ہیں۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ لکھتے ہیں:

"لأن قوله ما أسكر كثيره فقليله حرام وهو نجس ------ أقول: الظاهر أن هذا خاص بالأشربة المائعة دون الجامد كالبنج والأفيون، فلا يحرم قليلها بل كثيرها المسكر، وبه صرح ابن حجر في التحفة وغيره، وهو مفهوم من كلام أئمتنا لأنهم عدوها من الأدوية المباحة وإن حرم السكر منها بالاتفاق كما نذكره، ولم نر أحدا قال بنجاستها ولا بنجاسة نحو الزعفران مع أن كثيره مسكر، ولم يحرموا أكل قليله أيضا، ويدل عليه أنه لا يحد بالسكر منها كما يأتي، بخلاف المائعة فإنه يحد"[22]

''اس لیے کہ قول '' **ما أسكر كثيره فقليله حرام وهو نجس** '' نشہ آور کا قلیل اور کثیر حرام ہے اور حرام نجس ہے۔ میں (ابن عابدینؒ شامیؒ) کہتا ہوں کہ یہ صرف پانی والے مشروبات کے ساتھ خاص ہے نہ کہ جامد کے ساتھ جیسا کہ بھنگ اور افیون اس کا قلیل حرام نہیں بلکہ اس کا کثیر جو نشہ دینے والا ہو حرام ہے۔ اور امام ابن حجرؒ نے بھی تحفہ وغیرہ میں اس کی تصریح کی ہے اور ہمارے ائمہ کے کلام سے یہی بات سمجھ آتی ہے کہ ان سے تیار کی گئی مباح ادویات اگرچہ ان سے بھی نشہ بالاتفاق حرام ہے جیسا کہ ہم ذکر کریں گے اور ہم نے کسی سے بھی ان کے نجس ہونے کا قول نہیں دیکھا جیسا کہ زعفران باوجود اس کے کہ زعفران کی کثیر مقدار مسکر ہے اور اسی طرح اس کی قلیل مقدار کھانا حرام نہیں ہے اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے استعمال سے نشہ آنے والے کو حد نہیں لگائی جائے گی جیسا کہ آگے آرہا ہے بر خلاف پانی والی مشروبات کے کہ ان پر حد لگائی جائے گی''۔

نتائج البحث:

1. احناف کے نزدیک ''خمر'' انگور کے کچے شیرہ کو کہتے ہیں جب وہ جوش مارے اور سخت ہو جائے۔
2. امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نشہ کی حد یہ ہے کہ زمین وآسمان، مرد اور عورت میں فرق نہ کر سکے۔
3. صاحبینؒ کے نزدیک نشہ کی حد یہ ہے کہ اس کی عقل مدہوش ہو جائے اور کلام میں ذیان پیدا ہو جائے۔ یہی قول دوسرے فقہاء کا ہے، اور اسی پر فتوی دیا جاتا ہے۔
4. جمہور فقہاء کے نزدیک ہر مسکر شراب خمر ہے، چاہے انگور سے بنی ہو، یا دوسرے مشروبات سے بنی ہوئی ہو۔

5. ’’اسکار‘‘ حرمت کے معیارات میں سے ایک معیار ہے، چاہے اشربہ مائعہ سے ہو، جیساکہ خمر اور نشہ آور نبیذیں وغیرہ، یا اشیاء جامدہ میں سے ہو، مثلا جامد مخدرات وغیرہ۔
6. الکوحل اگرانگور یا کھجور سے بنا ہے تو کسی صورت میں جائز نہیں، اگران دو کے علاوہ کسی اور چیز سے بنایا گیا ہے تو امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کے مطابق اس کے استعمال کی گنجائش ہے، بشرطیکہ نشہ کی حد تک نہ پہنچے، اور اس کا استعمال کسی دوائی یا جائز مباح مقصد کے لئے ہو۔
7. آج کل دواؤں اور خوشبوؤں میں جو الکوحل استعمال کیا جاتا ہے، وہ زیادہ تر کھجور اور انگور کے علاوہ دوسری اشیاء سے بنایا جاتا ہے، مثلا اجناس، اناج، چھلکوں اور پٹرول وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔ لہذا ابتلائے عام کی وجہ سے اس کے استعمال کی گنجائش ہے۔
8. جامد مسکرات میں باتفاق فقہاء صرف قدر مسکر حرام ہیں، البتہ نجس نہیں ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] در :احمد مختار عبدالحمید عمر(متوفی:1424ھ)، معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرہ، عالم الکتب، طبع:اول،1429ھ،1083/2۔

Dr: Aḥmad Mukhtār Abdulḥamīd Umar(dead:1424 A.H), Mu'hjam al Lughah al Arabiyyah al Mu'āṣirah, 'ālam al Kutub,1st Edition,1429 A.H) , 2/1083.

[2] النحل:67۔

Alnaḥal: 67

[3] علاء الدین، ابو بکر بن مسعود بن احمد کاسانی حنفی(م:587ھ)، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع،دار الکتب العلمیہ،ط:2،1406ھ، 118/5۔

Alā al Dīn, Abū bakar bin Mas'ūd bin Aḥmad Kāsānī Ḥanfī, (dead: 587A.H), Badā,i' al Ṣanā,i' fi Tartīb al Sharā,i', Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 2nd Edition, 1406 A.H, 5/118.

[4] بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع،118/5۔

Badā,i' al Ṣanā,i' fi Tartīb al Sharā,i', 5/118.

[5] ابن قدامہ،عبداللہ بن احمد(متوفی:620ھ)،المغنی لابن قدامہ،مکتبۃ القاہرہ،1388ھ- 1968م،165/9،166۔

Ibn Qudāmah ,Abdullah bin Aḥmad(dead: 620 A.H), Al Mughnā li Ibn Qudāmah, Maktabah Al Cāira, 1388 A.H-1968 A.D, 9/165,166.

[6] الافریقی، محمد بن مکرم بن علی(المتوفی:711ھ)،لسان العرب،دار صادر—بیروت، طبع:سوم،1414ھ،255/4۔

Al Afrīqī, Muḥammad bin Mukarram bin Alī (dead: 711 A.H), lisān al Arab, Dār Ṣadir: Beirūt, 3rd Edition, 1414 A.H, 4/ 255.

[7] فیروزآبادی ، محمد بن یعقوب (المتوفی: 817ھ)،القاموس المحیط، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت – لبنان، طبع ہشتم،1426ھ- 2005 م،ص:387۔

Fayrūz ābādī, Muḥammad bin Y'qūb (dead: 817 A.H), Al Qāmūs al Muḥīt, Mo'assasah al Risālah: Beirūt, Labnān, 8th Edition, 1426 A.H-2005 A.D, P:387.

[8] القاموس المحیط،ص:387۔

Al Qāmūs al Muḥīt, p:387.

[9] المغنی لابن قدامہ،159/9۔

Al Mughnā li Ibn Qudāmah, 9/159.

[10] مسلم بن الحجاج (متوفی:261ھ)، صحیح مسلم ،دار احیاء التراث العربی— بیروت،کتاب الاشربہ،باب بیان أن کل مسکر خمر وأن کل خمر حرام،رقم:2002 ، 1587/3۔

Muslim bin al ḥajjāj (dead: 261 A.H), Ṣaḥiḥ Muslim, Dār Iḥyā' al Turāth al Arabī, Beirūt, Kitāb al Ashribah, Bāb Bayān anna kulla muskirin khamrun wa anna kulla Khamrin ḥaraamun ,Ḥadīth No: 2002, 3/ 1587.

[11] ابو داود سلیمان بن اشعث (متوفی: 275ھ)،سنن ابی داود،المکتبۃ العصریہ، صیدا – بیروت،کتاب الاشربہ،باب النھی عن المسکر،رقم:3678، 327/3۔

Abū Dāwūd, Sulimān bin Ash'ath (dead: 275A.H), Sunan Abī Dāwūd, Al Maktabah al Aṣriyyaa, Ṣaydā, Beirūt, Kitāb al Ashribah, Bāb al Nahī, 'an al muskir, Ḥadīth No: 3878, 3/ 327.

12 سنن ابی داود، کتاب الاشربہ، باب النھی عن المسکر، رقم:3687، 3/327۔

Sunan Abī Dāwūd, Kitāb al Ashribah, Bāb al Nahī, 'an al muskir, Ḥadīth No: 3687, 3/ 327.

13 بخاری، محمد بن اسماعیل(متوانی:256ھ)، صحیح بخاری، دار طوق النجاۃ، ط:1، 1422ھ، کتاب الاشربہ، باب: الخمر من العنب، رقم:5581، 7/105۔

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī, (dead: 256 A.H), Dār Ṭūq al Najāt, 1st Edition, 1422 A.H, Kitāb al Ashribah, Bāb Al Khamru min al 'inab, Ḥadīth No:5581, 7/105.

14 زکریا بن محمد بن زکریا الانصاری(متوفی:926ھ)، اسنی المطالب فی شرح روض الطالب، دار الکتاب الاسلامی، 4/158۔

Zakariyyā bin Muḥammad bin Zakariyyā al Aanṣārī (dead: 970 A.H), Asnī al Matālib fī Sharḥ Rawd al Tālib, Dār al Kitāb al Islamī,4/ 158.

15 ابن نجیم مصری ،زین الدین بن ابراہیم بن محمد (متوفی: 970ھ)، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، دار الکتاب الاسلامی، 8/247۔

Ibn Najīm Misrī , Zain al Dīn bin Ibrāhīm bin Muḥammad (dead: 970 A.H), Al Baḥar al Rā'iq Sharḥ Kanz al Daqā'iq, Dār al Kitāb al Islamī, 8/247.

16 ابن رشد الحفید، محمد بن احمد(المتوفی:595ھ)، بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد، دار الحدیث–قاہرہ، 1425ھ، 3/23۔

Ibn Rushd al Ḥafīd , Muḥammad bin Aḥmad (dead: 595 A.H), Bidayah al Mujtahid wa Nihayah al Muqtaṣid, Dār al Ḥadith Caira, 1425 A.H ,3/ 23.

17 محمد بن محمد بن محمود، اکمل الدین(متوفی:786ھ)، العنایہ شرح الھدایہ، دار الفکر، 10/89۔

Muḥammad bin Muḥammad bin Maḥmūd , Akmal al dīn (dead: 786 A.H), Al'ināayah Sharḥ al Hidāyah, Dār al Fikr, 10/ 89.

18 بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، 5/117۔

Badā,i' al Ṣanā,i' fi Tartīb al Sharā,i', 5/117.

19 تکملہ فتح الملہم، 3/ 600۔

Takmilah Fatḥ al Mulhim, 3/ 600

20 تکملہ فتح الملہم، 3/ 600۔

Takmilah Fatḥ al Mulhim, 3/ 600

21 تکملہ فتح الملہم، 3/ 600۔

Takmilah Fatḥ al Mulhim, 3/ 600

22 ابن عابدین، محمد امین بن عمر الدمشقی الحنفی(متوفی: 1252ھ)، رد المحتار علی الدر المختار، دار الفکر-بیروت، طبع : سوم، 1412ھ-1992م، 6/455۔

Ibn ābidīn, Muḥammad Amīn bin Umar Al Dimishqī Al Ḥanafī (dead: 1252 A.D), Rad al muḥtār 'alā al Dur Mukḥtār, Dār al Fikr, Beirūt, 3rd Edition 1412 A.H, 6/ 455.